بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ڈاکٹر کا مباہلہ منظور ہے

جیتا ہے وہ جو مرچکا انسان کیلئے
مرنا بھلا ہے اسکا جو اپنے لئے جیے

ناظرین کو معلوم ہو کہ حضرت اقدس مسیح الزمان علیہ السلام نے ۲۰ - دسمبر ۱۹۰۵ء کو ایک رسالہ الوصیۃ نامی شایع کیا ہے جسمین اپنی وفات کی نسبت مندرجہ ذیل الفاظ الہامات بالتفسیر لکھے ہین (۱) قرب اجلک المقدر ولا نبقی لک من المخزیات ذکرا ۔ قل میعاد ربک ولا نبقی لک من المخزیات شیئاً ۔ واما نرینک بعض الذی نعدھم او نتوفینک ۔ تموت وانا راض منک ۔ جاء وقتک ونبقی لک الایات باہرات ۔ قرب ما توعدون ۔ واما بنعمۃ ربک فحدث ۔ انہ من یتق اللہ ویصبر فان اللہ لا یضیع اجر المحسنین ۔ بہت تھوڑے دن رہ گئے ہین اس دن سب پر اداسی چھا جائیگی ۔ یہ ہوگا یہ ہوگا ۔ الی آخرہ ۔ الرحیل ثم الرحیل ۔ اسکے بعد ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب کو الہام پر الہام ہونے لگے کہ مرزا صاحب میری پیشگوئی کے مطابق فلان فلان تاریخ مین فوت ہو جاوینگے ۔ چنانچہ جب ڈاکٹر عبد الحکیم خان کا الہام متعلق وفات مرزا صاحب اخبار اہلحدیث مین درج ہوا ۔ تو ایڈیٹر صاحب اہلحدیث نے بعد اندراج الہام یہ بھی ساتھ لکھدیا کہ عبد الحکیم کا الہام مرزا صاحب کے الہامات کا موید ہے نہ کہ مخالف ۔ دیکھو اخبار اہلحدیث امرتسر مورخہ ۲ - اگست ۱۹۰۶ء ۔ پھر جب مرزا صاحب مورخہ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء مطابق اپنے الہامات کے بمقام لاہور فوت ہو گئے تو اسپر ڈاکٹر عبد الحکیم خان نے ایک مضمون بعنوان اعلان الحق شایع کیا اور اسمین بڑی زور شور سے اپنے الہامات پر فخر کیا ہے اور یہ نہین سمجھا کہ جب متوفی کے اپنے الہامات اپنی وفات کے متعلق مدت سے شایع ہو چکے ہین تو اسکے بعد میرے یا کسی قاضی مفتی کے الہامات کی کیا وقعت ہوگی البتہ اگر متوفی کے الہامات کی اشاعت سے پہلے ڈاکٹر یا کسی اور کے الہامات شایع ہو جاتے تو کچھ سوچنے کا مقام ہوتا مگر اب ایسا کون احمق ہوگا جو انکے الہامات کو برگ کاہ برابر بھی تصور کریگا مگر ڈاکٹر صاحب اور انکے ہمخیال جامہ سے باہر ہو کر بغلین بجاتے پھرتے ہین کہ ہماری فتح ہوئی اور اسپر بھی بس نہین کی بلکہ اعلان الحق کے صفحہ ۹ پر چند اور پیشگوئیان کے بعد ہم مرزائیون کو یہ اعلان دیا ہے کہ اگر تمام مرزائی میرے ساتھ مقابلہ کرینگے تو سب کے سب ہلاک ہو جاوینگے میرے خیال مین تو ایسے مخبوط الحواس کو دور ہی سے سلام چاہیئے ۔ مگر چونکہ اس مین عوام کالانعام پر حق مشتبہ ہونے کا اندیشہ ہے اسلئے مین بڑی خوشی سے ڈاکٹر صاحب کے اس اعلان کو قبول کرتا ہون اور مباہلہ کے لئے طیار ہون اور مین یقین کرتا ہون کہ مرزا غلام احمد صاحب بیشک مامور من اللہ مثیل المسیح اور مہدی برحق تھے اور انکے مقابل مین ڈاکٹر عبد الحکیم خان ایسا ہی ہے جیسا کہ حضرت موسیٰ کے مقابل مین بلعم تھا ۔ اور حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل مین مسیلمہ کذاب تھا ویسا ہی مرزا صاحب کے مقابل مین ڈاکٹر عبد الحکیم خان ہے اور جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم آیت ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین اور فانتظروا انی معکم من المنتظرین پڑھتے پڑھتے فوت ہو گئے اور مسیلمہ وغیرہ مدعیان الہام زندہ رہگئے اور عوام اشتباہ مین پڑکر مرتد ہو گئے تھے وہی معاملہ اب بھی ہے اور یہ قدیم سے سنۃ اللہ ہے کہ ہر مامور اور نبی کے وقت کچھ ایسے واقعات پیش آجاتے ہین ۔ کہ عوام مذبذب اور تزلزل مین پڑ جاتے ہین جیسے کہ مسیح ابن مریم کا واقعہ جو اناجیل مین مفصل لکھا ہے اور یہ اسوجہ سے ہوتا ہے کہ خدا ابتلا فرماتا ہے ۔ احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا آمنا وہم لا یفتنون ولقد فتنا الذین من قبلہم فلیعلمن اللہ الذین صدقوا ولیعلمن الکاذبین (سورہ عنکبوت) کیا گمان کیا ہے لوگون نے کہ یہ چھوڑے جاوینگے اتنی ہی پر کہ منہ سے کہدین ایمان لائے ہم اور وہ نہ آزمائے جاوین اور البتہ تحقیق آزمایا تھا ہم نے ان لوگون کو کہ پہلے ان سے تھے پس البتہ ظاہر کردیگا اللہ ان لوگون کو کہ سچ بولتے ہین اور البتہ ظاہر کردیگا جھوٹون کو ۔ اور ممکن ہے کہ ڈاکٹر صاحب اپنے الہامات پر مغرور ہو کر اپنے آپکو کچھ کا کچھ سمجھکر میرے ساتھ مباہلہ منظور نہ کرین اسلئے مین انکی اطلاع کی غرض سے چند ایک الہامات بیان کیے دیتا ہون تاکہ انکو معلوم ہو جائے کہ وہ مجھ ناچیز کی نسبت مین فوقیت کہتے ہین (۱) الہام مورخہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۵ء ۔ یعیسیٰ ابن مریم ہل یستطیع ربک ان ینزل علینا مائدۃ من السماء (۲) یٰسین والقرآن الحکیم انک لمن المرسلین علی صراط مستقیم تنزیل العزیز الرحیم ۔ لتنذر قوما ما انذر اباؤہم فہم غافلون ۔ لقد حق القول علی اکثرہم فہم لا یومنون ۔ الی آخرہ (۳) الیس اللہ بکاف عبدہ (۴) موسیٰ علیہ السلام (۵) انی مع سلیمان (۶) ولینصرن اللہ الرسول (۷) پھیل گیا ہے تیرا ابراہیم (۸) امیر المومنین محمد امین (۹) ذالک من انباء الغیب نوحیہ الیک ۔ خواب مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۰۶ء دیکھا کہ میرے ہاتھ مین ایک کتاب ہے اور اسمین میرے نام ایک خط درج ہے جسکا خلاصہ مطلب یہ ہے ۔ کہ اے محمد امین تجھکو معلوم ہو کہ الہامات کی مثال ایک بڑے ریگستان کی سی ہے اور اس ریگستان کے بیابان مین بہت ہی سنبھل کر قدم رکھنا چاہیئے تمکو معلوم ہے کہ صاحبزادہ عبد اللطیف اسی بیابان مین یکمشت جان قربان کرکے منزل مقصود کو پہنچ گیا ۔ اور دوسرا عبد الحکیم ہلاک ہو گیا ۔ پس تم کو چاہیئے کہ جس طرح ممکن ہو اس میدان مین ہوش سے چلو تاکہ ہلاک نہ ہو جاوے ۔ تمت بالخیر راقم اللہ ۔ اسکے بعد چند روز تک میری حالت جو ہوئی اسکی تحریر کی یہان ضرورت نہین اور الہامات ۲ ، ۶ پورے ہو چکے ہین ۔ ایک مین مخالفین کی ہلاکت کا اشارہ تھا اور دوسرے مین قادیان مین ہماری [illegible] کا اشارہ تھا ۔ باقی القاب خط اللہ جو ان الہامات مین میری نسبت ہین انکی دلیل جو ڈاکٹر نے اپنے الہامات مین کی ہے وہی میرے لئے کافی ہے اور اگر مین اپنے سب الہامات ورویا تحریر کرون جو اکثر پورے ہو چکے ہین اور بعض باقی ہین تو ڈاکٹر صاحب کو سخت ندامت ہوگی اور وہ یقین کرینگے کہ انکی مثال اس چوہے کیطرح ہے کہ جو صرف ایک ہلدی کی گانٹھ ملنے پر پنساری بن بیٹھا تھا ۔ اور مین حلفاً تحریر کرتا ہون کہ دو دفعہ دیدار خدا تعالیٰ بھی نصیب ہوا ہے ۔ ایکدفعہ بذریعہ خواب اور دوسری دفعہ بحالت کشف دیکھا کہ چند مخالفین مرزا صاحب کی توہین کر رہے ہین اور خدا تعالیٰ نے ان مخالفین کو مخاطب کرکے سبابہ انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ۔ فاذنوا بحرب من اللہ ۔ جو چند روز مین یکے بعد دیگرے سب کے سب ہلاک ہو گئے ۔ اور صرف ایک ان مین سے سخت بیمار اور مصائب کے بعد تائب ہو کر صحتیاب ہوا ۔ خدا شاہد حال ہے کہ جب اپنے گریبان مین منہ ڈالتا ہون ۔ تو ان الہامات کو قلم لکھنے سے رک جاتا ہے ۔ مگر صرف ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب کی خاطر مجبوراً لکھدئے گئے ہین تاکہ انکو معلوم ہو جائے کہ مقابل ان سے بڑھکر ملہم ہونے کا مدعی ہے ۔ اب ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب کو چاہیئے ۔ کہ جسوقت میرا اشتہار انکو پہنچے فوراً اپنا مضمون مباہلہ چھپا کر بذریعہ رجسٹری چند پرچے میرے پاس بھیجدین پھر اسکے بعد مین بھی اپنا مضمون مباہلہ چھپا کر چند پرچے انکے پاس بذریعہ رجسٹری بھیجدونگا ۔ اور یہ بھی معلوم ہو کہ جو میعاد یا صورت ہلاکت یا عذاب ڈاکٹر صاحب مقرر فرماوینگے مجھے منظور ہوگی بشرطیکہ طرفین کیلئے مساوات ہو ۔ اب آپکا کوئی حق نہین کہ جبتک میرے ساتھ فیصلہ نہ ہولے آپ کسی اور احمدی کو مخاطب کرین ڈاکٹر صاحب کو معلوم ہے کہ مجھے ان سے کوئی ذاتی رنجش نہین ہے مگر چونکہ ڈاکٹر صاحب نے خود ہی تمام مرزائیون کو مباہلہ سے ڈرایا ہے اور سکوت مین التباس حق کا اندیشہ ہے اسلئے مین بھی بالمقابل اعلان دیتا ہون کہ اگر ڈاکٹر صاحب فی الحقیقت مسیح ابن مریم ہو کر دجالی فتنہ کو پاش پاش کرنے آئے ہین اور مرزائی جیسا کہ ڈاکٹر صاحب کہتے ہین گمراہ ہین تو مین بھی ہلاک ہو جاؤنگا ۔ اور ڈاکٹر صاحب کی مسیحیت پہلے سے زیادہ مستقیم ہو جاویگی امید کہ ڈاکٹر صاحب اب اس مقابلہ مین خیر نظر نہ رہینگے تاکہ مرزائیون کا خاتمہ ہو کر آپکے مسیحیت کا علم بلند ہو جائے [illegible] میعاد بھی لکھدیا ہے اگر جب مباہلہ خود فیصلہ ہو جائیگا اسلئے اسکا طبع کرانا ملتوی کر دیا گیا ہے کیونکہ اس مباہلہ مین اگر مین گیا تو میری تحریر بھی خود ہی رد ہو جائیگی خواہ آپ نے کیون نہ چھپی ہو اگر خدا تعالیٰ نے آپ جیسے مسیلمہ کا ہی خاتمہ کر دیا ۔ تو پھر آپکی سب تحریرین بھی خود ہی [illegible]

(۱) اہلحدیث کے اصل الفاظ یہ ہین حقیقت مین عبد الحکیم خان کا الہام مرزا صاحب کی تائید ہی ہے [illegible]

کسی مومن کا نام مسیح یا محمد یا ابراہیم یا عیسیٰ ہو سکتا ہے تو اس سے مراد یہ ہے کہ اسکو انکی سعادت اور برکت کا حصہ ملا ہے مختصراً ماخوذ از رسالہ عبد الحکیم خان

الراقم ـ محمد امین ـ احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ ـ دانہ ضلع ہزارہ مورخہ ۲۵ جون ۱۹۰۸ء

دیکھو صفحہ دوسرے کا آخر

ضمیمہ اخبار الحکم ۱۰ جولائی ۱۹۰۸ء

آپکے رسالہ بطلان الحق یا اعلان الحق کے صفحہ ۹ پر آپکا یہ الہام کہ اگر مرزا اور اُسکی تمام جماعت میرے ساتھ مباہلہ کریں تو سب تباہ ہو جائیں دیکھکر اس کے جواب مین ایک مضمون بعنوان (میزان الحق) اخبار بدر مورخہ ۲۵ جون ۱۹۰۸ء مین شایع کرا دیا ہی۔ غالباً آپکی نظر سے گزرا ہوگا اور مین اسکے جواب کے انتظار مین ہی تھا کہ اتنے مین آپکا دوسرا رسالہ اتمام الحجہ بمعہ اس رڈ کے جو آپنے لاہوری حضرت خلیفۃ المسیح مولانا نورالدین صاحب کی خدمت مین لکھا ہی ملا جسکا خلاصہ مطلب یہ ہی کہ "اگر مولانا صاحب موصوف اپنے اعتقاد موجودہ سے تائب ہوکر ایک ماہ کیلئے آپکے پاس پٹیالہ مین چلے جائین تو آپ انکو بھی اپنی جیسا صاحب کشف والہامات بنا دینگے۔ وغیرہ"

اسلئے مین مناسب سمجھتا ہون کہ اسکا جواب بھی یہی آپکو دیدون وہ یہ ہے کہ مینے مطابق آپکے اعلان کے آپکے ساتھ مباہلہ منظور کرکے اخبار "بدر" مین اعلان شایع کردیا ہے۔ اسواسطے جبتک مباہلہ سے فیصلہ نہ ہولے تب تک آپکی کسی تحریر کا تحریری جوابدینا محض تضیع اوقات ہے کیونکہ جسطرح مباہلہ مین جلدی اور قطعی فیصلہ کی امید ہے۔ ویسی تحریرون سے ممکن نہین ہی ہان اگر آپ مباہلہ سے انکار کردین تو پھر آپکے کاذب ہونیکی یہی دلیل کافی ہی علاوہ ازین آپ کی تحریرون کا جواب خود آپ کی متضاد تحریروں مین ہی موجود ہے۔ جو آئینہ کی طرح آپ کے آگے رکھدیا جائیگا۔ اور آپنے جو خلیفہ صاحب کو بلایا ہی اور صاحب کشف و الہام بنا دینے کا وعدہ دیا ہی یہ سراسر آپکی کم فہمی اور سفلہ پنی ہی کیونکہ جب تمام فرقہ احمدیہ محمدیہ پہلے ہی سے آپ جیسے ملہمون پر ہزار ہزار نفرین کرتے ہین تو پھر علامہ موصوف کو ایسے ملہم بننے کی کیا ضرورت (عطائے شما بلقائے شما)

اور نیز آپنے اپنے آپکو اپنے رسالہ کانا دجال مین فاسق فاجر لکھدیا ہی اور مولانا صاحب کو آپ اپنے رسائل مین اپنا روحانی باپ اور اسلام و قرآن شریف کا عملی نمونہ مان چکے ہین پس بموجب قرآن و حدیث مولانا صاحب آپکی معیت مین نہین رہ سکتے (نخلع و نترک من یفجرک) کو یاد رکھنا۔

اب جلدی دعائے مباہلہ شایع کرکے اپنی مسیحیت و رسالت کا جوہر دکھائین تاکہ دنیا کو معلوم ہو جائے۔ کہ آپکی مسیحیت و رسالت کتنی سیر ہے۔

الراقم۔ **محمد یمین**۔ احمدی۔ داتہ ہزارہ۔ مانسہرہ۔ مورخہ ۴۔ جولائی ۱۹۰۸ء

(نوٹ) بالآخر تمام احمدی جماعت کی خدمتین التماس ہی کہ جب تک میرا اور مسیلمہ کذاب ثانی ڈاکٹر کا فیصلہ بذریعہ مباہلہ نہ ہولے۔ کوئی احمدی بھائی نہ تو اس سے مباہلہ کرے نہ گفتگو اور ایسا ہی ڈاکٹر صاحب کو بھی لازم ہی کہ جبتک اپنے حریف ملہم سے فیصلہ نہ کرلین کسی اور احمدی کو ہرگز مخاطب نہ کرین۔

* جن اخبارات نے عبدالحکیم خانصاحب کی پیشگوئیان و مضامین اور مولوی ثناءاللہ صاحب کے مضامین حضرت مرزا صاحب کی وفات پر اپنے اخبارات مین شایع کئے ہین انسے امید ہے کہ وہ میرے اس مضمون کو بھی اپنے اخبارات مین درج فرماکر مشکور فرمادینگے۔ دنیا کو اس نئے مقابلہ کو تماشہ کیلئے اطلاع دینگے۔ محمد یمین عفی اللہ عنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور و معروف اخبار ہر مہینے کی ۲، ۶، ۱۰، ۱۴، ۱۸، ۲۲، ۲۶، ۳۰ تاریخ کو قادیان دار الامان سے شایع ہوتا ہے۔

الحکم

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی عرفانی تراب احمدی

چہ گویم باتو گر آئی چہا در قادیان بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷

قیمت پیشگی

۱۔ عوام سے
۲۔ خواص و ساداتیوں سے
۳۔ ہندوستان سے باہر
۴۔ غیر مذاہب والوں سے
۵۔ اپنی جماعت کے غیر مستطیع دس روپے سے کم آمدنی والوں
دیگروں سے

نوٹ

اضافہ مندرجہ بالا قیمتوں میں ڈبل اشاعت کی جہت سے کیا گیا ہے۔

صاحب موضع ... ڈاکخانہ ... ضلع جہلم

از دفتر الحکم قادیان

جلد ۱۲ | قادیان دار الامان مورخہ ۲۲ ۔ اگست ۱۹۰۸ء مطابق ۲۴ رجب ۱۳۲۶ھ | نمبر ۴

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

(از تشحیذ الاذہان)

صبر فرمایا کہ وہ ایمان کیا ہے اگر کوئی شخص کسی چیز کو یا کسی انسان کو خدا پر مقدم کر لے جب تک ہر ایک چیز پر خدا کو مقدم نہ کیا جائے تو وہ شرک کہلاتا ہے دیکھو ہمیں دو دفعہ موقع پیش آیا ہے ایک دفعہ تو مولوی عبد الکریم صاحب کی وفات پر جب کہ نہایت زور سے دعا مانگنے کے بعد الہام ہوا۔ ان المنایا لا تطیش سہامہا۔ اور پھر بھی دعاؤں کا سلسلہ جاری رہا تو الہام ہوا کہ یا ایہا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم۔ یعنی اے لوگو اس خدا کی پرستش کرو جس نے تم کو پیدا کیا پھر مبارک احمد کی وفات کے وقت بھی یہی الہام ہوا۔ کہ ان المنایا لا تطیش سہامہا۔ اور پھر الہام ہوا کہ یا ایہا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم۔ یعنے اس شخص نے مرنا ضرور ہے اور عبادت کے لایق وہی ہے جس نے تم کو پیدا کیا یعنی زندہ رہنے والا وہی ہے اسی سے دل لگاؤ پس ایمانداری تو یہی ہے کہ خدا سے خاص تعلق رکھا جائے اور دوسری سب چیزوں کو اس کے مقابلہ میں ہیچ سمجھا جائے اور جو شخص اولاد کو یا والدین کو یا کسی اور چیز کو ایسا عزیز رکھے کہ ہر وقت انہیں کا فکر رہے تو وہ بھی ایک بت پرستی ہے بت پرستی کے یہی تو معنے نہیں کہ ہندوؤں کی طرح بت لیکر بیٹھ جائے۔ اور اس کے آگے سجدہ کرے حد سے زیادہ پیار و محبت بھی عبادت ہی ہوتی ہے ہمیں تو بچپن سے اس بات کی سمجھ آگئی تھی۔ اور اب بھی ہمارا لڑکا مبارک احمد فوت ہو گیا ہے۔ اور اگر ایک مبارک کی جگہ لاکھ مبارک بھی آجائے اور خدا تعالےٰ فرمائے کہ یا ان کی طرف جاؤ یا ہماری طرف تو قسم بخدا ایک منٹ کے لئے یا ایک سکنڈ کے لئے بلکہ اسکے ہزارویں حصہ کے لئے بھی دل میں یہ خیال پیدا ہو کہ ان کی طرف ہو جائیں اور مبارک احمد کی طرف چلے جاویں اولاد چیز کیا ہے بچپن سے ماں اس پر جان فدا کرتی ہے۔ مگر بڑے ہو کر دیکھا جاتا ہے کہ بہت سے لڑکے اپنی ماں کی نافرمانی کرتے ہیں اور اس سے گستاخی سے پیش آتے ہیں پھر اگر فرمانبردار بھی ہوں تو دکھ اور تکلیف کے وقت وہ اسکو ہٹا نہیں سکتے۔ ذرا سا پیٹ میں درد ہو تو تمام عاجز آجاتے ہیں سنہ بیٹا کام آسکتا ہے نہ باپ نہ ماں نہ کوئی اور عزیز اگر کام آتا ہے تو صرف خدا۔ پس ان کی اس قدر محبت اور پیار سے فائدہ کیا جس سے شرک لازم آئے۔ خدا تعالےٰ نے قرآن شریف میں [illegible] انما اموالکم و اولادکم فتنۃ اولاد اور مال انسان کے لئے فتنہ ہوتے ہیں دیکھو اگر خدا کسی کو کہے کہ تیری کل اولاد جو مر چکی ہے۔ زندہ کر دیتا ہوں مگر پھر میرا تجھ سے کچھ تعلق نہ ہوگا۔ تو کیا اگر وہ عقلمند ہے اپنی اولاد کی طرف جانے کا خیال بھی کریگا پس انسان کی نیک بختی یہی ہے کہ خدا کو ہر ایک چیز پر مقدم رکھے۔ جو شخص اپنی اولاد کی وفات پر بڑا ماتم کرتا ہے۔ وہ بخیل بھی ہوتا ہے کیونکہ وہ اس امانت کے دینے میں جو خدا نے اس کے سپرد کی تھی بخل کرتا ہے۔ تو بخیل کی قیمت حدیث میں آتا ہے کہ اگر وہ جنگل کے دریاؤں کے برابر بھی عبادت کرے تو وہ جنت میں نہیں جائیگا۔ پس ایسا شخص جو خدا سے زیادہ کسی چیز کی محبت کرتا ہے۔ اس کی عبادت نماز روزہ بھی کسی کام کے نہیں۔ حضرت ایوب کی طرف دیکھو کہ وہ کیسے صابر تھے۔ خدا تعالےٰ نے ان کا ذکر قرآن شریف میں بھی کیا ہے کہ وہ میرا ایک صابر بندہ ہے۔ پہلی کتابوں میں ان کا ذکر بالتفصیل لکھا ہے۔ کہ شیطان نے خدا تعالےٰ سے کہا کہ ایوب کیوں صبر نہ کرے کہ اس کو تو نے مال دیا ہے دولت دی ہے۔ غلام دئے ہیں۔ نوکر چاکر دئے ہیں۔ اولاد دی ہے

بیوی دی ہے۔ صحت دی ہے تو خدا تعالےٰ نے فرمایا۔ کہ تو اسکو آزما۔ اسپر پہلے تو انکی بھیڑ بکریاں ماری گئیں پھر اور بڑے بڑے جانور مارے گئے مگر پھر بھی حضرت ایوب نے صبر سے کام لیا اسپر شیطان نے کہا کہ ابھی اس کے پاس دولت اور غلام اور اولاد ہے وہ صبر کیون نہ کرے اسپر اُسکے غلام بھی مر گئے پھر انہوں نے صبر کیا یہانتک کہ ہوتے ہوتے سب کچھ ہلاک ہو گیا۔ ایک وہ اور انکی بیوی رہ گیئن۔ پھر بھی شیطان نے کہا کہ ابھی انکی صحت درست ہے۔ اسپر ان کو جذام ہو گیا یعنی کوڑہ ہو گیا پھر بھی انہوں نے صبر سے کام لیا۔ پس جب وہ اس طرح صابر اور صادق ثابت ہوئے۔ تو خدا تعالےٰ نے ان کو آگے سے بھی زیادہ مال و دولت غلام لونڈیاں اور اولاد عطا فرمائی۔ اور صحت بھی عطا فرمائی۔ پس جب انسان صبر سے کام لے تو اسکو سب کچھ ہی مل رہتا ہے انسان کو چاہئے جو کام کرے۔ خدا کی رضا کے مطابق کرے۔ شیخ سعدی صاحب کیا عمدہ فرماتے ہین کہ ؎

کہ بے حکم شرع آب خوردن خطا است
اگر خون بہ فتوےٰ بریزی روا ست

یعنی اگر تم خدا کے منشاء کے برخلاف پانی پیو۔ تو وہ گناہ ہے۔ لیکن اگر اس کے حکم کے مطابق خون بھی کردو۔ تو وہ جائز ہے۔ پس مین تم کو سچ سچ کہتا ہوں کہ خدا کے سوا جس چیز کی انسان کو خواہش کرتا ہے نہ وہ اسکو ملتی ہے۔ نہ خدا کیونکہ اس کے سوا ہر ایک چیز فانی ہے۔ لیکن جو شخص خدا کو پسند کرتا ہے۔ اس کو خدا بھی ملتا ہے۔ اور دوسری چیزیں بھی ملتی ہین اور اسکو جو خواہش ہوتی ہے۔ وہ پوری ہو کر رہتی ہے۔ **اب میں نے جو کچھ خدا کے لئے کہنا تھا وہ کہہ چکا تمکو چاہئے کہ اپنے دین کی حفاظت کرو** ✢

خریداران الحکم توجہ کرین

اخبار کی واجب الادا قیمتوں کے لیے بار بار تقاضا کرنا اور یاد دلانا شاید نامناسب امر ہے۔ اور میں پسند نہیں کرتا کہ اس قسم کے معاملات اخبار میں زیر بحث ہوں۔ قومی اخبارات کی فکر بجائے خود قوم کو کرنی چاہئے اگر وہ انکی ہستی اور زندگی کی ضرورت سمجھتی ہیں تو انکی اعانت اور سرپرستی مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کرنا چاہئے۔ عزیز اخبار بدر نے تین ہزار سے زیادہ بقایا دکھایا ہو اور الحکم کا بھی اس سے کم نہیں ایسی صورت میں خیال کر لو۔ کس قدر مشکلات کا سامنا ہوتا ہے میں اس سے زیادہ کچھ نہین کہتا۔ کہ اگر قومی حمیت کوئی چیز ہے۔ تو اسکی قدر کی جائیگی اور اعانت کیجائیگی

مختصر نوٹ

وکیل لکھتا ہے۔ اسلام نے قسم کھانے کی سخت ممانعت کی ہے قسم کھانے والوں کو ذلیل قرار دیا ہے اور ان کی بات نہ ماننے کی ہدایت کی ہے۔ قرآن کریم میں ہے۔ ولا تطع کل حلاف مہین (ہر ایک ذلیل قسم کھانیوالے کی بات نہ مانو) افسوس ہے کہ مسلمان اسپر عمل نہین کرتے قسم کو تکیہ کلام بنا رکھا ہے یورپ میں قسم کھانا بڑی بدتہذیبی سمجھی جاتی ہے۔ ایڈیٹر اسٹے ایک ہوٹل میں ... ہے کہ یہاں کسی گاہک یا مہمان نے کسی بات پر قسم کھائی اسکو ایک صندوقچہ مین ایک پیسہ ڈالنا پڑتا ہے وہاں کے ہوٹل بھی اخلاق کی تعلیم دیتے ہین اور ہمارے یہاں کی عام سوسائٹیاں بھی اسکی پرواہ نہین کرتیں مسجدین جو خدا تعالیٰ کی عبادت کے لئے مخصوص ہین وہاں بھی شور و شغب برپا رہتا ہے۔

کورٹ آف وارڈس کا راحت بخش قانون دنیا کو اسلام نے عطا فرمایا ہے اور قرآن کریم نے یتامیٰ اور نادان اور کم عقل لوگون کے اموال کی حفاظت کا انتظام فرمایا ہے امتداد زمانہ کے ساتھ ساتھ جہاں مسلمانوں نے اور بہت سی خیر و خوبی کی باتونکو ترک کر دیا اسپر بھی عمل نہ رہا اور اسکا نتیجہ ہے کہ آج کروڑوں روپیہ کی مسلمانوں کی جایدادین محض اس بے انتظامی اور عدم نگرانی کی وجہ سے ضایع ہو چکی ہین اور ہو رہی ہین۔ خلیفہ **فاروق اعظم** رضی اللہ عنہ کے وقت میں ایسے اموال کی توفیر کے لئے یہ بھی انتظام کیا گیا تھا کہ اسے تجارت مین لگا دیتے تھے۔ مسلمانوں نے اس اصل کو چھوڑا مگر **تاج برطانیہ** نے اسکو اپنے آئین مین داخل کرکے بہت فائدہ پہنچایا ہے سال گذشتہ کی رپورٹ سے معلوم ہوا۔ کہ ۷۴ ریاستیں کورٹ کے نیچے تھیں۔ جن مین سے ایک واگذار ہو کر تین جدید داخل ہوئیں۔ ان ریاستوں کا مجموعی رقبہ ۲۱۶۳۴۱۵ ایکڑ اور آمدنی ۱۹۲۲۱۶۶ روپیہ تھی۔ گورنمنٹ کے اس انتظام سے ریاستہائے زیر کورٹ کی بہت بڑی اصلاح اور انکی آمدنیوں میں جائدادوں میں توفیر اور رؤسا کی حالت میں نمایاں ترقی ہوئی ہے۔

صدر **انجمن احمدیہ** اگر یتامیٰ اور علم اقتصاد سے ناواقف احمدیون کی جایدادوں کا انتظام کرنے کی طرف توجہ کرے تو قوم پر بہت بڑا احسان ہے۔ مین سمجھتا ہوں صدر انجمن تو اس کار خیر کے لئے ضرور آمادہ ہوگی اور اسے کوئی عذر نہ ہوگا۔ بلکہ جہانتک میرا علم ہے انجمن کے ماتحت ایک یتیم کی جائداد زیر انتظام ہے بھی کیونکہ اسنے پسند کیا تھا کہ انجمن کے ہاتھ مین رہے لیکن اس

کام کے وسیع انجمن کرنیکا قوم کا فرض ہے۔ اگر لوگ اپنی وصایا مین اس امر کا التفات نہ کرین۔ غالبا تو انجمن اس مین دخل دے سکیگی۔ یا اس سوال پر غور کر سکیگی۔

لیکن اگر لوگ نہ چاہین تو وہ کسی کی جائداد کی نگرانی کرے۔ پھر جو لوگ چاہتے ہین کہ ان کے املاک اور اموال انکے بعد ضایع نہ ہوں اور نابالغ اور کم عقل بچے اسکو تباہ نہ کرین۔ انہیں اس قاعدے سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ اور خدا کی مجید کتاب میں یہ اسی لئے ہے ✢

کھلی چٹھی کا جواب

الحکم مورخہ ۲۲۔ جولائی ۱۹۰۸ء میں مینے مخالفوں کی اس کرتوت پر کچھ لکھا تھا جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مخالفت میں انہوں نے اختیار کر رکھی ہے کہ جہاں دلایل اور حجج سے کام نہیں چلتا۔ وہاں افترا سازی سے کام لیتے ہیں۔ نیز اس معیوب اور نہایت ہی ذلیل طریق مخالفت سے انہیں روکا۔ اور اس فعل کی شناعت ظاہر کی ہے اسمیں حضرت نقاش کے اس تازہ افترا کا بھی ذکر تھا۔ جو انہوں نے ایک فرضی خط کے ذریعہ اخبار وکیل کے کالموں میں کیا ہے اسکے ضمن میں نیز نقاش صاحب نے اپنے اخبار پڑھنے والوں کو انٹروڈیوس کرایا ہے اس سے بیزار ہو کر معزز ہمعصر زمیندار نے جنکے وہ خلف الرشید ہین میرے نام اپنے اخبار میں ایک کھلی چٹھی شایع کی ہے میں انکا شکرگذار ہوں۔ کہ درد گردہ کی شکایت کے باوجود انہوں نے یہ تکلیف اٹھائی میں دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ انہیں شفا دے (آمین)

مجھے افسوس ہے کہ منشی سراج الدین صاحب کو میرے اس مضمون نے یہ تکلیف دی کہ انہیں کھلی چٹھی لکھنے پر مجبور کیا مگر وہ غور کرینگے تو انہیں معلوم ہوگا۔ کہ در اصل اس تکلیف کا موجب ظفر علیخان ہی ہے۔ نہ وہ اس قسم کا فسانہ ساز خط لکھتا اور نہ مجھے پبلک ضرورت پڑتی۔ کہ اسپر کچھ لکھوں۔ اسلئے وہ مجھے معذور سمجھکر ظفر علیخان کو ہدایت کرینگے اگر ماننے والا ہو کہ آیندہ ایسی تحریروں سے احتراز کرے جو متانت اور ثقاہت سے گری ہوئی ہوں۔ فسانہ کی ایڈیٹری کرتے کرتے اسے یہ ہرگز زیبا نہیں۔ کہ ایک قوم کے مسلم ہادی اور مقتدا امام پر افترا کرے۔ بہرحال میں منشی صاحب کی اس چٹھی کی رسید دیتا ہوں اور انہیں اگلی اشاعت میں انشاء اللہ جواب دونگا کہ وہ تندرست ہو کر پڑھنے کے قابل ہوجائیں ✢

تقریر جناب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب

بمقام لاہور بموقع جلسہ پیغام صلح

(۲۱- جون ۱۹۰۸ء)

کسی گذشتہ اشاعت میں ایک تقریر حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب ایم۔اے کی ہدیہ ناظرین کی گئی تھی۔ عنوان بالا کے نیچے جو تقریر ذیل میں درج کیجاتی ہے یہ اسی دن اور اسی موقع پر جب کہ احمدی احباب مختلف شہروں سے پیغام صلح کے جلسہ کی تقریب پر جمع ہوئے تھے۔ حضرت مولانا موصوف کے تقریر کر چکنے کے بعد جناب ڈاکٹر صاحب نے ...... نہایت دردمندانہ الفاظ میں بیان فرمائی

خلاصہ تقریر

غرض ہے کہ حضرت امامنا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کا جو صدمہ تمام احمدی قوم کو ہوا۔ اسکے بیان کی ضرورت نہیں مگر ایسے مشکل وقت میں جو قوت اللہ تعالےٰ نے محض اپنے فضل سے ہمیں عطا کی اسکے واسطے جتنی خدا کی شکرگذاری کریں ضروری ہے۔ ہم اسکی شکرگذاری کا حق ادا نہیں کر سکتے پہلے جب کبھی ہم اس نظارہ کا خیال کیا کرتے تھے کہ اس وقت کیا ہوگا۔ اور کیسا وہ وقت ہوگا۔ تو ہم میں سے ہر ایک کی یہی خواہش ہوا کرتی تھی۔ کہ

ہمارا جنازہ مسیح موعود پڑھے

مگر اللہ تعالےٰ کے ہر فعل میں ایک حکمت ہے اور اس کا کوئی کام خالی از حکمت نہیں۔ کبھی وہ محض ازراہ لطف اپنے بندوں کی عرضداشت کو قبول کرتا اور مان لیتا ہے اور کبھی اپنی منواتا ہے اگرچہ حضرت اقدس کی وفات کا صدمہ ہم نے دیکھا ہے مگر خدا کا احسان اور فضل ہو کہ آخری خدمت کا موقع بھی اُس نے ہمیں دیا۔ اور ہم میں سے ایسے وقت اٹھایا گیا جب کہ وہ ہم سے راضی تھا اور اپنی پوری رضامندی کا اظہار کر کے گیا ہے۔ آپ کا آخری الہام بھی یہی تھا الرحیل ثم الرحیل۔ والموت قریب۔ اس سے پہلے آپ کو علم تھا۔ کہ واصنع الفلک باعیننا ووحینا اسی علم کے مطابق اس رحیم کریم انسان نے کشتی بنائی اور سلسلہ بیعت جاری کیا۔ اور چار لاکھ انسان کو اس خوفناک بے تمیزی سے جو ضلالت اور فسق و فجور کے رنگ میں دنیا کو گھیر رہا تھا۔ اسنے نجات دی۔ ایسے پاک محسن اور شفیق روحانی باپ کی جدائی کا صدمہ طبعاً ہمیں ہونا چاہیے تھا

مگر ہم اس کامیابی پر جو آپ کو عطا فرمائی خدا کا ہزار ہزار شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے ہمارے امام کو دنیا سے ایسی حالت میں واپس بلایا جب کہ وہ اپنا تمام کام کر چکا تھا۔ جس کیواسطے وہ مبعوث ہو کر آیا تھا۔

اور پھر میں آپ لوگوں کو بھی مبارکباد دیتا ہوں۔ کہ آپ لوگ کیسے خوش قسمت ہیں کہ جس امام کے ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپنے اقرار کیا تھا کہ

ہم دین کو دنیا پر مقدم کریں گے

اور کہ امام کی محبت میں ایسا خاص اثر اور نمونہ دکھائیں گے کہ ہمارے کسی دنیوی رشتہ میں اس کی نظیر نہ پائی جاتی ہے سو آپ لوگ اپنے اس اقرار میں پکے اور وعدے کے سچے نکلے۔ اور آپ کا امام آپ سب سے راضی گیا اور بارہا حضرت امام نے اس خوشنودی مزاج کا اظہار بھی کیا۔

اب جب کہ ہمکو حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی صحبت میں رکھکر مدارج روحانی طے کرائے اور ہماری روح کی نجات دل کی صفائی اور خدا تک پہنچانے کے واسطے بڑے سوز و گداز سے خدا کے حضور التجائیں کیں محنتیں اٹھائیں اور وہ ایسا خیرخواہ تھا کہ ہمارے والدین بھائی بہن اور نہ کوئی اور رشتہ دار ایسی خیرخواہی اور غمگساری ہرگز ہرگز نہیں کر سکتے اس نے ہم پر ایسے احسان کئے کہ ہمارا ذرہ ذرہ اس کے احسانات کا گرویدہ ہے کسی پہلو میں بھی ہم اس ابر رحمت کی نظیر نہیں پا سکتے اگر تمام عمر بھی اس کے احسان کا شکریہ ادا کرنے کی کوشش کریں تو ممکن نہیں ہم ہلاکت کے گڑھے کے کنارے پر پہنچ چکے تھے اس نے آکر ہمارا ہاتھ پکڑا۔ اور اس ہلاکت سے بچا لیا۔ ہمارے دل جب دنیا کے گند۔ ناپاک عقاید اور سفلی اور مادی خیالات کے بدنام میں مبتلا ہو چکے تھے کہ اُس نے آکر شربت صحت پلایا۔ اور طرح طرح کی دواؤں سے اس نے ہمارے دلوں سے شرک اور دہریت کے گندے مواد کو خارج کیا اور ان کی جگہ ایمان اور یقین اور معرفت الٰہی کا حقیقی جام پلا کر ایسا مومن بنا دیا کہ ... آسمان پر بھی ہمارا نام مومن رکھا گیا۔

اب وہ محسن اور مربی تو ہم سے جُدا ہو گیا اس نے جو کچھ کرنا تھا کر گیا اب بھی آپ کی روح ہمارے واسطے دعاؤں میں ہے چنانچہ حضور علیہ السلام بہتوں کو خواب میں ملے ہیں تین چار بار مجھے بھی ملے ہیں اور تسلی دی ہے کہ مت گھبراؤ۔ گھبرانے کا وقت نہیں ہے یہ مت سمجھو کہ میں مر گیا ہوں نہیں بلکہ میں زندہ ہوں میں تو قبر میں داخل ہونے سے پہلے ہی زندہ کیا گیا تھا۔ پس اے عزیزو! دوستو اور بھائیو! وہ روح

جب کہ اس جسم خاکی کے حجاب میں تھی تو اسوقت زمین پہ سے عرض معروض کر کے نصرت کرا سکتی تھی تو پھر اب تو وہ خود بہ نفس نفیس خدا کے حضور میں حاضر ہے اب وہ ہمارے لئے کیا کیا نہ کرائے گی ضرور ہے کہ اب خدا کی تائید اور نصرت اور اس کے فضل اور رحمت کی تجلیات پہلے سے دہ چند ہو جاویں چنانچہ یہی وجہ ہے کہ پہلے سے ہی ہم لوگوں کو یہ وعدہ دیا گیا ہے۔ کہ قدرت ثانی قدرت اول سے بڑھکر ہوگی۔ چنانچہ آج کا جلسہ اور اس کی کامیابی آپ کے ان کلمات کی عظمت اور شوکت اور اس وعدہ کا ابتدائی زینہ ہے پس اسی سے آپ لوگ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ خدا کی تائیدات کس شوکت سے اور خدا کی نصرتوں کا خود کسی رونق سے اور خدا کے رحمت اور فضل کی بارشیں کس کثرت سے حضور علیہ السلام کے ہاتھ کے لگائے ہوئے باغ کی آبپاشی کریں گے۔

مبارک ہو تجھ کو اے قوم کہ تو بوجہ اپنی نیکی اور صداقت کے ممتاز ہو چکی ہے۔ احمدیت کی مہر لیکر تیرا ایک کم سن بچہ بھی غیر احمدیوں سے معتبر مان لیا گیا ہے جو قدر اور عظمت اور اعتبار تیرے ایک فرد کے منہ سے نکلی ہوئی بات کا کیا جاتا ہے وہ تیرے مقابلہ میں دوسروں کو ہرگز نصیب نہیں دنیا جان چکی ہے کہ احمدی جھوٹ نہ بولے گا لہذا اسکی بات ضرور سچی مانی جاتی ہے دنیا جانتی ہے کہ احمدی قوم صلح اور امن کا پتلا ہے۔

اب جب کہ اس پاک باز مامور من اللہ اور مزکی انسان کے تم پر ایسے احسان ہیں۔ کہ اس نے دل صاف کیا لا انتہا رسم و رواج کی خطرناک پابندی کی زنجیروں کو گلے سے اتارا۔ خدا تک پہنچایا۔

آں خدائے کہ ازو اہل جہاں بے خبر اند۔ بر من او جلوہ نمود۔

وہ ہم میں سے ہر ایک پر ظاہر ہوا اور اسکی تجلیات کو ہم میں سے ہر ایک نے اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا اور غرض ہمیں وہ راہ بتائی۔ اور ایسا رستہ چلایا کہ نہ ہم خدا کے روبرو شرمندہ ہیں اور اس کی مخلوقات کے سامنے ہمیں شرمندگی ہے تو اب ہماری باری ہے کہ ہم ان انعامات اور احسانات کا شکریہ ادا کر دیں۔ لفظوں سے نہیں بلکہ اپنے افعال سے اسکا اثر ہم تک ہی محدود نہ رہے بلکہ دوبارہ خدا دہن عرش سے تصدیق فرمادے کہ واقعی ہم نے اسکو خوش کر لیا ہے اور جس طرح حضرت امام کی زندگی میں آسمان سے ہمیں مومن ہونے کا تمغہ ملا۔ اب بھی خدا کی خوشنودی مزاج کا بدرجہ اتم آجاوے اور دنیا بول اٹھے کہ واقعی سچا اسلام اسی قوم میں ہے مگر ہمارے اعمال خالصاً للہ ہوں۔ نہ کہ مخلوق کی خوشنودی کی غرض سے۔

خدا تعالیٰ نے ہمیں اپنی پاک کلام مین اپنے پیارے رسولؐ کی زبان پر آخرین منہم لما یلحقو بہم کا خطاب عطا فرمایا ہے۔ اب ہمیں آٹھون پہر اس کوشش میں لگے رہنا چاہئے کہ اس جماعت کے کارنامون کو پڑہیں ان کی کارگذاریوں کو دیکھیں اور پھر انہی کے نمونہ کو اختیار کرین تا حقیقتاً ہم آخرین منہم ہونے کے مصداق ہو سکیں +

قرآن شریف کا نزول تمام و کمال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہو چکا تھا۔ جمع قرآن کا شرف اللہ تعالےٰ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ کو عطا فرمایا اسی طرح یہاں بھی حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ نے اپنی بیعت کیوقت ایک خصوصیت کردی ہے کہ قرآن و سنت کا پڑھنا پڑہانا۔ سننا اور سنانا اور اسپر عمل کرنا لازمی ہوگا اور کہ زکوٰۃ کا التزام خصوصیت سے کیا جاویگا اور کہ یہ ایمان و عمل اپنی ذات تک ہی محدود نہ رکھا جاوے بلکہ دوسرون تک بھی اسکو بطرز احسن پہنچانا لازمی ہوگا اور ایسا ہو کہ چراغ سے چراغ روشن ہوتے جاویں اور یہ سلسلہ ہمیشہ تک جاری رہے اسلام۔ جس کے معنے ہین کہ اپنی خواہشات کو ترک کرکے خدا کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر لے لینا اور خود سے فنا ہو کر فنا فی اللہ ہو جانا اور ایک بکرے کی طرح گردن ڈال دینا۔ اس اللہ ہی کی پرستش کرنا اور اس کام کے واسطے مشکلات سے نہ ڈرنا اور ہر حالت میں قدم آگے ہی بڑھانا۔ **غرض** یہ وہ شرائط ہیں جن کو حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ نے تجدید بیعت کے وقت آپ لوگوں سے عہد لیا ہے ان مین بعض وہ ہین جو تزکیہ نفس اور اپنی ذات کیواسطے ہیں اور بعض وہ ہیں جن کا دنیا سے تعلق ہے یعنی جسطرح صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین مین سے ہر ایک نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپؐ کے تمام کاموں کا خود کو ذمہ وار بنا لیا تھا۔ اور ہر ایک یہی خیال لیکر کھڑا ہو گیا تھا۔ کہ گویا اُن تمام کاموں کو اکیلا میں نے ہی کرنا ہے۔ وسی طرح اب بھی جبتک ویسی ہی قوت سے کہ ہم لوگ نہ کھڑے ہونگے اور ہم مین کا ہر ایک اپنے آپ کا حضرت مسیح موعود کا قائمقام نہ جھیگا تب تک ہم بھی اس کامیابی کا منہ نہیں دیکھ سکتے جس کا وعدہ کیا گیا ہے۔

پس

آج سے ہم میں سے ہر ایک احمدی کا یہ فرض ہے کہ وہ اس فکر میں لگ جاوے۔ کہ گویا حضرت مسیح موعودؑ نے جو کام ہمیں کرنے کو حکم دیا ہے وہ تنہا مین نے ہی کرنا ہے +

صحابہ جان قومی کمزوریوں کا اثر رسول کی کامیابیوں پر ہوا کرتا ہے۔ دیکھو حضرت موسیٰؑ اپنی قوم کی کمزوریوں ہی کی وجہ سے منزل مقصود پر نہ پہنچ سکے اور رستے ہی بیں رہ گئے +

مین دعا کرتا ہوں کہ خدا کے رسول حضرت مسیح موعودؑ کی دعاؤں کی طفیل ہم ایسی کمزوری دکھانے سے محفوظ رہیں۔ بلکہ صحابہؓ کی طرح اُنہی تمام وعدوں کے پورا ہونے کے مورد اور مصداق بنیں۔ آمین +

بالآخر ایک اور بات جو میں عرض کرنی بھول گیا وہ یہ ہے کہ حسب الارشاد حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ ہم نے یہاں لاہور مین التزام کر لیا ہے کہ قرآن شریف اور حدیث شریف کا باقاعدہ درس ہر روز شام کو ہوتا ہے اور تمام احمدی اس مین شامل ہوتے ہیں اور قدرت ثانیہ کے واسطے دعائیں بھی کی جاتی ہیں۔ لہٰذا تمام احمدی احباب کی خدمت میں عرض ہے کہ وہ بھی اپنے اپنے شہروں مین شرائط بیعت کے مطابق درس قرآن اور حدیث جاری کرین اور اس کا پورا التزام رکھیں کسی کو یہ خیال درس قرآن سے روک نہ ہو کہ ان مین کوئی باقاعدہ سند یافتہ اور عالم فاضل مولوی موجود نہیں ہے قرآن شریف کے واسطے اللہ تعالےٰ نے شرط تقویٰ رکھی ہے تقویٰ ہونا چاہئے قرآن اللہ تعالیٰ خود سکھا دیگا۔ واتقوا اللہ و یعلمکم الرحمٰن علم القرآن ○ شرط نیکی اور تقویٰ طہارت ہے۔ پس کسی نیک اور متقی بھائی کے سپرد یہ خدمت کر دو۔ اللہ تعالےٰ خود اس کا متکفل ہوگا۔ اور خود ہی معلم۔

غور تو کرو بھلا آنحضرت صلے اللہ کچھ لکھے پڑھے تھے؟ پس یقین جانو کہ جس نے اس اُمی کی زبان ہو ایسے علوم کا چشمہ جاری کیا اور دل میں ایسے معارف بھر دئے کہ تمام جہان کے اولین و آخرین مین ان کمالات علوم کی نظیر ممکن نہین تو پھر تم بھی اسی خدا کو اپنا معلم و متکفل بناؤ۔ بہرحال درس قرآن اور حدیث کو عملی رنگ میں قائم کرین اور اس کا التزام رکھیں اور ساتھ ہی خاتمہ پر قدرت ثانیہ کے واسطے مل جل کر اور دل سے دعائیں کی جاویں

بھیرہ کا متعصب سب انسپکٹر

میں نے اس سے پہلے ایک مختصر نوٹ بھیرہ کے ایک متعصب مسلمان سب انسپکٹر کے متعلق لکھا تھا۔ کہ اس نے ناجائز دباؤ سے وہاں کی احمدی جماعت کو محض اختلاف عقیدہ کے باعث سخت تنگ کیا ہے۔ اور انہیں ایک ایسا اقرارنامہ دینے پر مجبور کیا جو وہ نہیں دینا چاہتے تھے اور نہیں دے سکتے تھے میرا خیال تھا۔ کہ یہ متعصب سب انسپکٹر اپنے رویہ کو بدل لیگا اور اپنے فرض منصبی کو شناخت کریگا۔ احمدی جماعت محض اسی بنا پر کہتی ہے۔ اور کہے گی۔ کہ برٹش گورنمنٹ کے ماتحت وہ امن اور سلامتی ہے کہ کسی مسلمان سلطنت میں بھی اسوقت نہیں مل سکتی۔ ایسے ہی مسلمان وہاں ہیں۔ جیسے بھیرہ کا سب انسپکٹر۔ معلوم نہیں اس شخص کو خونی مہدی کے عقیدہ نے ایسا اندھا کیوں کر رکھا ہے۔ کہ وہ غریب احمدیوں کے درپے آزار ہے۔ انہوں نے اس کے ظلم سے تنگ آکر وہاں کے بیدار مغز ڈپٹی کمشنر کے پاس ایک درخواست اس کے مظالم کے متعلق دی ہے اور صاحب موصوف نے دیوان بہادر جواہر لال صاحب کے پاس وہ مقدمہ بغرض تحقیقات دیا ہے۔ لیکن میں معزز ہم عصر بدر کی اس رائے سے متفق ہوں اور صاحب بہادر کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جب تک سب انسپکٹر مذکور بھیرہ میں ہے احمدی جماعت اپنے ثبوت کو اطمینان کیساتھ پیش نہیں کر سکتی۔ اسلئے کہ پولیس کی حکومت گواہوں پر موثر ہوگی۔ اس لحاظ سے ضروری ہے کہ سب انسپکٹر کو وہاں سے تبدیل کر دیا جاوے پھر حقیقت کھل جائیگی۔ +

مجھے اس امر کے کہنے کی کچھ بھی ضرورت نہیں کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ممبر ہر قسم کے فسادوں اور امن عامہ میں مخل امور سے مذہبی طور پر متنفر کر دئے گئے ہیں اور ہمیشہ ایسے مقامات سے الگ رہتے ہیں۔ وہ گورنمنٹ کے زیر سایہ نہایت امن اور خاموشی سے زندگی بسر کرتے ہین۔ ہر قسم کے ایجیٹیشن سے وہ بیزار اور جدا ہیں۔ یہ ایسے امور ہین۔ جن کا ثبوت واقعات دے رہے ہیں۔ اور پنجاب کے کسی ضلع کا ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ان سے ناواقف نہیں پھر اس غریب اور بیکس جماعت کو دکھ دینے والے ان مخالف مسلمانوں سے بڑھکر کوئی نہیں یہ کیسی شرم کی بات ہے بہرحال اب جبکہ مقدمہ عدالت میں چلا گیا ہے مجھے اسکے متعلق زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں بجز اس درخواست کے کہ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر بھیرہ کو توجہ دلائی جاوے کہ وہ احمدیوں کو اپنے ثبوت کو پیش کرنے کے قابل بنانے کیلئے سب انسپکٹر بھیرہ موصوف کو وہاں سے بدل دینے کا انتظام کر دیں امید کیجاتی ہے۔ کہ اس واجب درخواست [illegible] +

قدرت ثانیہ کا ظہور

حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وصال اور رفع قدرت ثانیہ کا ظہور اور نزول کا مقدمہ ایجیش ہے اسلئے خود آنحضرت نے الوصیۃ میں فرمایا تھا۔ کہ

وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں؟

لیکن میں جب جاؤنگا۔ تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لیے بھیج دیگا۔ اس قدرت کے ظہور کے لئے آپ نے یہی وصیت فرمائی تھی۔ کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھا دے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے۔"

حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس وصیت کی تعمیل اور تکمیل کے لئے قدرت ثانیہ کے مظہر اول حضرت خلیفۃ المسیح نے اخبارات میں اعلان کر دیا ہے۔ کہ لوگ مل کر دعائیں کریں وہ اعلان سب احباب نے پڑھ لیا ہے۔ اور میرا خیال ہے کہ اسپر عمل بھی کیا جاتا ہوگا۔ قادیان دارالامان میں اس مقصد کے لئے چند احباب نے مل کر ایک مجمع بنایا ہے۔ جو فجر اور مغرب کی نماز کے بعد دعا میں مصروف ہوتا ہے۔ اس مجمع کی اغراض میں علاوہ دعا کے محبت و مواساۃ کا بڑھانا بھی رکھا ہے۔ اگرچہ یہ اغراض بظاہر ایسے اغراض ہیں۔ کہ ہر احمدی اقرار بیعت کیساتھ ان کو اپنا فرض سمجھتا ہے مگر اصل بات یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے امور و مرسل اور ان کے خلفاء اور نواب جن امور کو اپنی بیعت یا تعلیم میں رکھتے ہیں وہ بے محل نہیں ہوا کرتی۔ حضرت خلیفۃ اللہ نے جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد لیا تو اس کی جڑ حد سے بڑھی ہوئی دنیا پرستی تھی اور ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح نے جو اقرار بیعت میں اسکے ساتھ باہم محبت بڑھانے اور قرآن کریم کے پڑھنے کا اقرار لیا۔ تو اس کی جڑ ان امور کی طرف کمی توجہی اور ہے یہ لوگ طبیب روحانی ہوتے ہیں جس مرض میں قوم کو مبتلا دیکھتے ہیں اسی کا علاج کرتے ہیں۔ میری اپنی سمجھ اور فکر میں یہی وہ سر ہے جو بعض احادیث کے مضامین میں رکھا گیا ہے۔ اور جو معترضین اور مخالفین کے لئے باعث ٹھوکر ہے۔ مثلاً ایک شخص کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سب سے بڑی نیکی ماں باپ کی عزت بتاتے ہیں دوسرے کو ایسے ہی سوال کے جواب میں کوئی اور کام بتا دیا جاتا ہے نادان اسکو اختلاف کہتے ہیں۔ لیکن اگر وہ غور کرتے تو یہ چشمہ حکمت ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کمال کا ثبوت جس مرض میں مبتلا کسی کو حضور نے پایا۔ اسکا نسخہ شفا اسکو دیدیا۔ اسی طرح یہ سنت چلی آتی ہے۔ باہم مودت و محبت اور مواساۃ کی ضرورت بہت تھی اور ہے۔

اس لئے خلیفۃ المسیح نے اسے اپنے اقرار بیعت میں داخل کر لیا۔ غرض حضرت مسیح موعود اور حضرت خلیفۃ المسیح کے ارشاد کی تعمیل کی خاطر یہ انتظام کیا ہے۔ کہ وہ احباب جو شامل ہوگئیں۔ مل کر باقاعدہ ہر روز دعا کریں۔ وہ اس طرح پر باہم محبت اور تعلق بھی بڑھتا رہے گا۔ محبت اور مواساۃ کو بڑھانے کے لئے یہ بھی تجویز کیا ہے۔ کہ یہ لوگ آٹھویں دن باہم ملکر کھانا کھاتے ہیں۔ اپنے اپنے گھروں سے کھانا لے آئے اور ایک جگہ بیٹھکر کھا لیا۔ اسی طرح ایک دوسرے کے رنج و راحت میں شریک رہنے کو مستعد رہنا ضروری سمجھا گیا ہے اس تجویز کو حضرت خلیفۃ المسیح نے اگر عملی طور پر اسکی پابندی ہو بہت پسند فرمایا ہے اور فی الحقیقت کوئی شخص بھی نہیں ہو سکتا جو اسکو پسند نہ کرے امید کی جاتی ہے کہ دوسرے شہروں میں احباب ایسا انتظام بطور خود کرلیں گے۔ بدھ وار اور جمعہ کی شام کو حضرت ام المؤمنین علیہا السلام نے اپنے ان بچوں کی دعوت کی

جزاھا اللہ احسن الجزاء +

بہرحال میرا مقصد اس نوٹ سے صرف یہ ہے کہ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح کے ارشاد اور ہدایت کے ماتحت ہم لوگوں کا فرض ہے کہ اس **قدرت ثانیہ کے ظہور کے لئے مل مل کر دعائیں کریں۔** اور باہم محبت اور مواساۃ کو بڑھائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے۔ آمین اس مجمع کے محرک حضرت میر ناصر نواب صاحب ہیں اللہ تعالیٰ اس نیک ارادے میں برکت دے آمین۔

سالانہ جلسے کے متعلق

باہر سے منشی محمد حسین صاحب چھاؤنی لاہور نے میری تحریک کی تائید کی ہے۔ اور اسپر ایک آرٹیکل لکھکر بھیجا ہے۔ جس کے شایع کرنے کی گنجایش نہیں اسکا خلاصہ اور اصل مقصد یہی ہے۔ کہ جو تحریک الحکم کے ذریعہ اس جلسہ کو کامیاب بنانے کی خاطر کی گئی ہے۔ احباب عملی رنگ میں اسپر توجہ کریں۔ قادیان سے شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی ارادہ کیا ہے کہ وہ بھی سالانہ جلسہ کی تقریب پر ۵ روپیہ جمع کر کے پیش کریں گے۔ یہ تحریک سرد نہیں ہونی چاہئے۔ یعنے جن احباب کا نام لیکر گذشتہ اشاعت میں خطاب کیا ہے۔ وہ خصوصیت سے توجہ کریں +

مدرسہ دینیہ

مدرسہ دینیہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یادگار میں قائم کرنا تجویز ہوا ہے۔ اسکے متعلق مولوی محمد علی صاحب کی مندرجہ ذیل تقریر دلچسپی سے پڑھی جاویگی۔

میں نے جولائی میں احباب کی خدمت میں چند امور پیش کئے تھے۔ اور آخیر جولائی تک ان کا جواب چاہا تھا۔ کہ مدرسہ دینیہ کے متعلق کوئی سکیم تجویز کی جائے۔ مگر اب تک صرف ذیل کے احباب کی طرف سے اطلاع آئی ہے

(۱) جماعت شملہ۔ علاوہ ۳۱۵ روپیہ یکمشت چندہ مدرسہ دینیہ کے لئے دیں گے اور ۱۰ روپیہ ماہوار مستقل مدد

(۲) جماعت کرنال ۲۰ روپیہ یکمشت چندہ اس کے علاوہ کل ممبران اپنے موجودہ چندہ کو ڈیوڑھا کردیں گے زاید رقم دینی مدرسہ کے لئے مستقل مدد ہوگی۔

(۳) میرزا محمد شفیع از ڈیرہ اسمٰعیلخان ۲ روپیہ ماہوار مدد دیں گے پٹیالہ سے بھی جواب آیا ہے۔ مگر ہنوز تعیین چندہ نہیں ہوئی اور جیسا کہ میں اس سے پہلے لکھ چکا ہوں۔ ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب اسسٹنٹ سرجن لاہور و شیخ رحمت اللہ صاحب نے معقول اعانت کا وعدہ فرمایا ہے بلکہ ڈاکٹر صاحب موصوف نے تو اس کام کو شروع بھی کر دیا اور اس طرح اس کار خیر میں ہر طرح سے سبقت کا فخر ان سب کو حاصل ہے۔ میں نے ۳۱۔ جولائی کے بعد ۱۶ دن تک انتظار کیا ہے مگر اور کہیں سے جواب نہیں آیا میں یہ جانتا ہوں کہ اسکی وجہ زیادہ تر جماعت پر پہلے سے چندہ تعمیر کا اور دیگر مدات کے چندوں کا بوجھ ہے مگر تاہم میں یہ خیال نہیں کرتا کہ ان تین جماعتوں اور ان تین احباب کے علاوہ باقی بڑی بڑی جماعتوں اور ذی وسعت احباب میں سے کوئی اس مبارک تحریک میں شامل نہ ہوگا۔ سرگودہ سے کسی قدر رقم آچکی ہے اور قادیان میں بھی ایک معقول رقم جمع ہوئی تھی مگر جماعت کے ایک کثیر حصہ کی طرف سے ہنوز ہم جواب کے منتظر ہیں۔ اسلئے ابھی تک سب کمیٹی کوئی کام شروع نہیں کر سکی بعض احباب نے یہ دریافت کیا ہے کہ یہ چندہ کب سے دینا ہوگا۔ سو جملہ احمدی احباب کی اطلاع کے لئے یہ لکھا جاتا ہے کہ وہ جسقدر جلدی اسے شروع کر سکیں اچھا ہوگا۔ مدرسہ غالباً نومبر سے جاری ہوگا۔ مگر ابتدائی اخراجات لائبریری اور مکان کے کثیر رقم کو چاہتے ہیں۔ اور جسقدر رقم سرمایہ کے رنگ میں جمع ہوئی۔ وہ آیندہ کے لئے بہت مفید ثابت ہوگی میں امید کرتا ہوں کہ جہاں جہاں جو جو کچھ احباب کرنا چاہتے ہیں۔ اسکی اطلاع ۱۵۔ اگست سے پہلے پہلے کر دیں ورنہ مجبوراً جو اطلاع آچکی ہے اس پر تخمینہ تجاویز کی بنیاد رکھنی پڑے گی۔ والسلام۔

خاکسار محمد علی رضی اللہ عنہ از قادیان

۱۷۔ اگست ۱۹۰۸ء

مراسلات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ازالہ وساوس شیطان

وطن اخبار مورخہ ۲۴ - جولائی ۱۹۰۸ء میں جو ایک مضمون بعنوان اسرار قادیان چھپا ہے جو میری نظر سے گذرا۔ اسمیں مضمون نگار نے چند معمولی اور پرانے بوسیدہ اعتراض کر کے احمدیوں سے جواب چاہا ہے۔ جہانتک میں نے اعتراضات پر غور کیا ہے وہ وہ اعتراض ہیں جن کے جواب نہایت مشرح اور مفصل کئی بار الحکم کے گذشتہ نمبروں میں شایع ہو چکے ہیں ہماری مخالفین و معترضین انہی اعتراض کا بار بار دہرانا جبکہ ایسا جواب دیئے جا چکے اس امر کی دلیل ہے - کہ درحقیقت انکو ہرگز حق کی پیاس نہیں ہے - اور نہ وہ چاہتے ہیں کہ احقاق حق اور ابطال باطل ہو بلکہ وہ پرانے اعتراضات کرنے سے لباس پہنا کر حق کو ملتبس کرنا چاہتے ہیں - وہ یاد رکھیں کہ وہ ایسا کر کے حق کی آگ پر بیہودہ کا سرپوش ڈھانپتے ہیں دنیا ان کی ملمع سازی سے خوب واقف ہو گئی اب وہ وقت آگیا ہے کہ ابطال کو ہر ایک پہلو سے چکنا چور کیا جائے اور الحق اپنی پوری قوت اور طاقت سے دنیا پر تسلط کرے سلسلہ حقہ کے مخالفین کی یہی عجیب طرز ہے کہ جب ترکش میں کوئی تیر نہ رہا تو وہ ہمارے ہی پیٹے پرانے اعتراض دہرانے لگے اگرچہ اس کے اس خستہ حالی پر رحم آتا ہے - مگر بقول شخصے مار کشتن و بچہ اش نگہداشتن کار خردمنداں نیست - اسلئے ہم معترض صاحب کے نمبروار اعتراض لکھ کر انکے جواب دیتے ہیں - اللھم رب زدنی علما

(۱) مرزا صاحب قادیانی آنجہانی کی غیر معمولی لیاقت کو تسلیم کرنے میں یقیناً کسی کو تامل نہ ہوگا - مخالفین اسلام کو دندان شکن جواب دینا انہی کا حصہ تھا - گورنمنٹ کی اطاعت کی پالیسی کو انہوں نے شروع سے مدنظر کر لیا تھا - جب تک آپ اس دائرہ کے اندر رہے - سب اہل اسلام کو ان کی شان سے ہمدردی رہی انکو بڑی عزت کی نگاہوں سے دیکھتے رہے مگر جو قت سے انکو ایک علیحدہ فرقہ قائم کرنے کا اور از خود مسیح بننے کا اور اپنے فرقہ کو دیگر اہل اسلام کی نماز باجماعت سے علیحدہ کر دینے کا خیال پیدا ہوا - تو اس وقت اہل اسلام سے ایک فریق مخالف پیدا ہو گیا۔

یہ اعتراض محض منہاج نبوت کی ناواقفیت سے معترض کے دل میں پیدا ہوا - اسکو واضح ہو - کہ یہ سلسلہ منہاج نبوت پر ہے ایسا اعتراض خود معترض کے لئے خطرناک ہے جو تمام انبیاء پر گذر کر سیدھا جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر پہنچتا ہے کیا اسکو معلوم نہیں ہے - کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوئے نبوت سے پیشتر تمام اہل مکہ امین اور مامون اور صادق مانتے تھے اور جب تک آپ اس دائرہ کے اندر رہے سب اہل مکہ کو آپ سے کمال ہمدردی رہی اور انکو بڑی عزت کی نگاہوں سے دیکھتے رہے مگر بقول معترض نعوذ باللہ جب ان کو ایک علیحدہ فرقہ قائم کرنے اور از خود نبی بنے اور اپنے فرقہ کو علیحدہ کر دینے کا خیال آیا۔ تو اس وقت سے تمام اہل مکہ مخالف ہو گئے - اور آپکو مفتری اور کذاب اور جادوگر اور بجائے محمدؐ کے کم بخت مذمم کہنے لگے معترض صاحب کو یاد رہے کہ خدا کے کسی صادق مرسل پر اعتراض کرنا آسان نہیں ہے جب وہ کسی ایک سے انکار کریگا - تو سب کا انکار لازم آئے گا۔

اگر معترض کے نزدیک اسکا یہ اعتراض کچھ وزن دار ہے تو وہ خود انصاف کر لے کہ جیسا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر وارد ہوتا ہے - اسی حیثیت سے انکے آقا و مخدوم حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم پر تطبیق پاتا ہے اگر معترض صاحب سلسلہ حقہ کے رسایل ملاحظہ فرما لیتے تو ان پر ان کے سنائے بیہودہ اعتراضات کی حقیقت کھل جاتی مگر مشکل یہ واقع ہو رہی ہے کہ اسکے بزرگ اور پیشوا مولوی صاحبان نے فتوے دے رکھا ہے کہ جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے کتب یا رسایل دیکھے گا کافر ہو جاوے گا ہم معترض صاحب کے اس دلیری اور ہمت پر ہزار آفرین کہتے ہیں - کہ انہوں نے بلا خوف اپنے پیشوایان کے ہم پر مہربانی کر کے حضرت اقدس علیہ السلام کی نسبت لکھدیا کہ آپ کے مسیح موعود کو ہم کافر و دجال ہرگز نہیں کہتے بلکہ ایک لائق مسلمان - جزاکم اللہ - اگرچہ ہمیں ضرورت نہ تھی کہ اس اعتراض کے جواب میں اور لکھیں مگر اپنے سادہ معترض کے تسلی کیلئے یہ ضرور خیال کرتے ہیں - کہ اسکو جتلا دیں کہ الٰہی سنت کچھ اس طرح واقع ہوئی ہے کہ مامور من اللہ کے زیر بعثت سے پیشتر دنیا کی نظر میں وہ نہایت مکرم اور معظم ہوتا ہے اور خلقت اسکی نہایت ثناخوان اور مداح ہوتی ہے جیسا کہ آپ نے بھی حضرت مسیح موعود کی نسبت لکھا ہے مگر جب ہی خدا کی طرف سے مامور ہو کر از راہ ہمدردی دنیا کو اسکی غلطی سے مطلع اور ہلاکت سے بحالی کی کوشش کرتا ہے اندھی دنیا زود نا عاقبت اندیش اس کی جان و آبرو کی دشمن ہو جاتی ہے اور اس کو قتل یا نابود کرنے کی فکر میں لگ جاتی وہ جو دنیا کا ہادی اور رہنما خدا کی طرف سے ہو کر آتا ہے اسی کو گمراہ مفتری کذاب اور ساحر دجال کہنے لگتے ہیں تب وہ بامر الٰہی طیب کو خبیث سے جدا کرتا ہے جسکو احمق اور ناداں تفرقہ خیال کرتے ہیں حالانکہ اس تفرقہ میں ایک اعلیٰ قسم کی وحدت ہوتی ہے اور یہ خیال معترض کا بالکل لغو اور بیدلیل ہے کہ مرزا صاحب خود مسیح موعود بن گئے اگر آپ کو اس وعید کی جو مفتری علے اللہ کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے پاک کلام میں فرمائی ہے خبر فرمائی ہوتی تو یہ وسوسہ ہرگز انکے دل میں پیدا نہ ہوتا - اللہ تعالیٰ مفتری کو ہرگز مہلت نہیں دیتا بلکہ خدا خود اسکو ہلاک کر دیتا ہے حضرت مرزا صاحب خود مسیح موعود ہرگز نہیں بنے بلکہ الحمد للہ الذی جعلک المسیح ابن مریم اللہ تعالیٰ نے انکو عین ضرورت کی وقت مسیح و مہدی کر کے بھیجا اور جسقدر علامات اور نشانات اسکے شناخت اور صداقت کے لئے اللہ تعالیٰ نے اسکے رسول اور حضرت نبی کریم صلی اللہ نے فرمائی تھی اول سب کا وقوعہ ہوا۔ مثلاً خاص نشان رمضان شریف میں چاند گرہن اور سورج گرہن کا ہونا زلزلہ اور طاعون کا واقع ہونا اور ...... چھٹے ہزار کے اخیر مدعی مسیحیت کا پیدا ہونا صدی کے سر پر دعوے کرنا دریاؤں کا چیرا جانا اخباروں اشتہاروں کی کثرت دجال کا خروج مذہب اسلام کا غلبہ وغیرہ وغیرہ پھر ہزارہا خارق نشانات اور معجزات اور غیب کی پیشگوئیاں حضور انور علیہ السلام سے ظہور میں آ کر آپ کی صداقت پر گواہ ہیں۔ ایسی حالت میں یہ کہنا کہ خود مسیح بن گئے معترض کے صد درجہ لاعلمی یا ہٹ دھرمی ہے۔

(۲) مرزا صاحب ازالہ اوہام میں فرماتے ہیں کہ میں مشابہت تام اور مماثلت شدید کی وجہ سے مسیح ابن مریم کا مثیل ہی ہوں اب ہر شخص کے نزدیک مثیل اپنے اصل سے فائق نہیں ہو سکتا۔

لاریب حضرت اقدس مرزا صاحب حضرت عیسٰے علیہ السلام سے مشابہت تام اور مماثلت شدید رکھتے ہیں اور ...... معترض کا یہ کہنا بالکل خدا کے پاک کلام کے خلاف ہے کہ مثیل اپنے اصل سے فائق نہیں ہو سکتا - ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ بموجب آیت کریمہ انا ارسلنا الیکم رسولاً شاہدا علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا کے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مثیل قرار دیتا ہے تو کیا آپکے خیال و عقیدہ کے موجب حضرت نبی کریمؐ اپنے اصل یعنی موسیٰ علیہ السلام سے فائق نہیں ہو سکتے حالانکہ حضور انور تمام انبیاء کے سردار ہیں اور حضرت موسیٰ سے کہیں افضل اور بڑھ کر ہیں - پس مثیل موسیٰ موسیٰ سے بڑھکر اور برتر ہے - اسلئے مثیل عیسیٰ عیسیٰ سے بڑھ کر ہیں مرزا صاحب نے حضرت عیسے کی اس پیشگوئی کو از

قال عیسیٰ ابن مریم یا بنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم

اپنی ذات خاص پر چسپان کر دیا ہے۔ اور اس واقعہ پر مرزا صاحب پر وہ الہام بھی قابل غور ہے جسمیں اللہ تعالیٰ اسے مقام محمود کا وعدہ فرماتا ہے۔ انت منی بمنزلۃ اولادی و انا منک عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً۔ معترض کو اس الہام نے پریشان کیا۔ ان الہامات سے حضرت اقدس مسیح موعود و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمائی صفات ان میں مشترک پائے جاتے ہیں۔ معترض کو بخوبی یاد رکھنا چاہئے کہ حقیقی طور پر کوئی بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کمالات قدسیہ سے مساوات نہیں رکھتا بلکہ ہمارا ایمان ہے کہ ملائکہ کو بھی اس جگہ برابری کا دم مارنے کی گنجایش نہیں چہ جائے کہ کسی اور کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ نسبت ہو۔ مگر یہ بات حضرت اقدس حجۃ اللہ کے الہامات ایک قسم کی شراکت ظاہر کرتے ہیں انکا سر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس بنا پر کہ تا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے برکات ہمیشہ ہوں انکی فضیلت کا زندہ ثبوت ملتا رہے اور حضور کے اور مقبولیت کی کامل شعاعیں مخالفین کو ملزم کرتی رہیں اپنی کمال حکمت اور رحمت سے انتظام کر رکھا ہے۔ کہ بعض افراد امت محمدیہ کو جو کمال عاجزی اور تذلل سے آنحضرت صلے اللہ کی متابعت اختیار کریں۔ اور خاکساری سے اسکے آستانہ پر پڑ کر بالکل اپنی نفس سے گئے گذرے ہو جائیں انکو فانی اور صفا شیشہ پا کر اپنی رسول صلے اللہ کی برکات انکے وجود بے نمود کے ذریعہ سے ظاہر کرتا ہے اور جو کہ منجانب اللہ آپ کی تعریف کی جاتی ہے یا کچھ برکات یا آیات ان سے صدور پاتی ہیں حقیقت میں ان تمام تعریفوں کا مرجع تمام اور ان تمام برکات کا مصدر کامل رسول کریم ہی ہوتے ہیں مگر چونکہ مسیح سنن آن سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم اتباع کی جہت سے اس شخص نورانی کے لیے وجود باجود حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہے مثل ظل کے ٹھہر جاتا ہے۔ اسلئے جو کہ اس شخص مقدس میں انوار اللہ پیدا ہوتے ہیں یہ امر مدارج اور مراتب پر منحصر ہیں جس جس قدر کوئی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اتباع میں بڑھتا جاتا ہی اسی قدر یہ عکس اس میں منعکس ہوتا جاتا ہے اور یہ بدیہی امر ہے کہ سایے میں وہ تمام وضع اور انداز ظاہر ہوتا ہے جو اس کے اصل میں ہوتی ہے۔ ہاں سایہ اپنی ذات میں قایم نہیں اور حقیقی طور پر کوئی فضیلت اس میں موجود نہیں۔ بلکہ جو کچھ اس میں موجود ہے۔ وہ اسکے شخص اصلی کی ایک تصویر ہے جو اسمیں نمودار اور نمایان ہے۔ اب اس امر کا بیان کرنا خالی از منفعت نہیں ہے۔ کہ چونکہ مسیح موعود وہ شخص ہوا ہے جو شدت مناسبت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے باعث ایسا فانی فی الرسول ہوا کہ وہ مہدی ہونے کی حیثیت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر آیا گویا جمیع افراد امت محمدیہ میں سے شدت متابعت اسکو حاصل ہوئی۔

پس لازمی طور پر مسیح موعود کے مکالمات اور محامد اور صفات اللہ تعالیٰ نے وہی بیان کئے جو اوس کے اصل صلے اللہ علیہ وسلم کے ہیں جسکا یہ ظل واقع ہوا۔ جو صوفیوں کی اصطلاح میں بروز کہلاتا ہے۔ اس طریق انعکاس انوار سے جو بطریق افاضہ دائمی نفوس صافیہ امت محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر ہوتا ہے جسکا اکمل فرد مسیح موعود ہوا ہے۔ فائدہ یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کمال تام ظاہر ہو جاتا ہے کیونکہ جس چراغ سے چراغ روشن ہو سکتا ہے اور ہمیشہ ہوتا ہے وہ ایسے چراغ سے بہتر ہے جس سے دوسرا چراغ روشن نہ ہو سکے۔ اور پھر اس سے امت محمدیہ کا کمال اور فضیلت دوسری امتوں پر ثابت ہوتی ہے۔ کیونکہ اسمیں افاضہ دائمی موجود ہے۔ جو دوسری امتوں میں نہیں ہے۔ اور پھر حقیقت اسلام کا ثبوت ہر وقت تازہ رہتا ہے۔ اور ثابت ہوتا ہے کہ اسلام ہی ایک زندہ مذہب ہے کیونکہ اوس کے انوار و برکات ایسے نہیں ہیں جن کا گذشتہ زمانہ پر حوالہ دیا جاوے۔ بلکہ اب بھی وہ برکات اور انوار اس طرح موجود ہیں جو دوسرے مذاہب میں نہیں ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں جو آپ کی بڑی بڑی تعریفیں کیگئیں انکا سر یہ ہے کہ تا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی متابعت کی تاثیر دنیا کو معلوم ہو جائے۔ اور حضرت خاتم النبیین کی شان بزرگ پر دنیا کو اطلاع ملے کہ اس آفتاب عالیجناب کے کیسی اعلیٰ درجہ کی تاثیریں ہیں۔ جسکا اتباع کسی کو مومن کامل بناتا ہے۔ اور کسیکو عارف کے درجہ تک پہونچاتا ہے اور کسی کو آیۃ اللہ اور حجۃ اللہ کا درجہ عطا فرماتا ہے۔ اور محامد اللہ کا مورد ٹھیراتا ہے۔ غرض یہ ایک لطیف اور لذیذ سر تھا۔ جسکو معترض نے اعتراضات کی شکل میں ظاہر کیا۔ معترض کے لیے اعتراض اوس وقت وارد ہو سکتے ہیں جبکہ حضرت مسیح موعود جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی متابعت سے علیحدہ ہو کر اپنے لئے کوئی خاص منفعت تجویز کرتے۔ دراصل جسقدر الہامات حضرت مسیح موعود کی تعریف میں ہیں اوس سے فی الاصل نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہی عظمت اور شان معلوم ہوتی ہے۔ بیت

احمد اندر جان احمد شد پدید۔ اسم من گردید آن اسم وحید۔

پھر اگر معترض نیک بینی سے غور کرتا تو ایسے وساوس اسکو پراگندہ نہ کرتے۔

تیرہ سو برس ہوئے کہ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں نصاریٰ کی تردید کیا بہت دفعہ فرما چکا۔ کہ اس کا کوئی بیٹا نہیں ہے بلکہ اس کو کفر میں داخل کر دیا۔ اور سورہ اخلاص بھی لم یلد و لم یولد ہی فرما چکا۔ مگر مرزا صاحب تیرہ سو برس کے بعد فرماتے ہیں کہ میں خدا کی اولاد ہوں اور خدا مجھ سے ہے۔ افسوس افسوس معترض کے دل میں اگر کچھ بھی خدا ترسی ہوتی۔ یا تعصب اور حق پوشی کی تاریکی اسپر چھائی ہوئی ہو تو عمداً حق سے چشم پوشی کر کے حضرت اقدس پر یہ الزام نہ لگاتا حضرت صاحب حلمہ الاولادی پر یہ نوٹ لکھتے ہیں۔

یاد رہے کہ خدا اولاد سے پاک ہے نہ اسکا کوئی شریک ہے۔ نہ بیٹا ہے۔ اور نہ کسی کو حق پہنچتا ہے۔ کہ میں خدا ہوں یا خدا کا بیٹا ہوں لیکن یہ فقرہ اس جگہ از قبیل مجاز اور استعارہ ہے۔ خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کو اپنا ہاتھ فرمایا ہے اور فرمایا ید اللہ فوق ایدیھم ایسا ہی بجائے قل یا عباد اللہ کے قل یا عبادی بھی کہا اور یہ بھی فرمایا۔ فاذکروا اللہ کذکرکم آباءکم پس اس خدا کے کلام کو ہشیاری اور غور سے پڑھو اور از قبیل متشابہات سمجھکر ایمان لاؤ۔ اور اسکی کیفیت میں دخل مت دو اور حقیقت حوالہ خدا کرو۔ اور یقین رکھو کہ خدا اتخاذ ولد سے پاک ہے باہم متشابہات کے رنگ میں بہت کلام اسکے کلام میں پایا جاتا ہے پھر اس سے ایسا نہ کہ متشابہات کی پیروی کرو اور ہلاک ہو جاؤ۔ اور میری نسبت بیں سے یہ الہام ہے جو براہین احمدیہ میں درج ہے۔ قل انما انا بشر مثلکم یوحیٰ الی انما الٰھکم الٰہ واحد والخیر کلہ فی القرآن۔ اسقدر تشریح کے بعد بھی اگر دانشمند اور عقل کا پتلا یہ سمجھے کہ مرزا صاحب نے ابن اللہ کا دعوے کیا ہے۔ تو ہم بجز انا للہ و انا الیہ راجعون کے اور کیا کہیں۔ فقط۔ عاجز عبد الخالق احمدی از منظفر نگر

الحکم کے پچھلے فائل

الحکم کے پچھلے فائل بہت تھوڑی تعداد میں رہ گئے ہیں گذشتہ گیارہ برس میں الحکم میں ہر قسم کے مضامین شایع ہوئے ہیں۔ انکی پسندیدگی میں کبھی شبہ نہیں کیا گیا حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بڑی بڑی تقریریں آپکے کلمات طیبات۔ مکتوبات اور مراسلات بزرگان ملت کے خطبے اور خطوط۔ الہامات اور کشوف غرض ہر قسم کے مضامین کا وہ ایک بے نظیر اور بیش قیمت مجموعہ ہیں۔ اب ان پرچوں کا دوبارہ چھپنا آسان امر نہیں اس لیے جو صاحب ان نایاب اور گران قدر اخبارات کے شایق ہوں۔ وہ مجھ سے خط و کتابت کریں قیمت کا فیصلہ خط و کتابت سے ہو سکے گا۔

ایڈیٹر الحکم قادیان